© rasailojaraid.com

شاہ بلیغ الدین

عیادت

قسطنطنیہ کی مہم کے دن تھے۔ حضرت ایوب انصاریؓ بہت بوڑھے ہو گئے تھے۔ لیکن اس مہم میں خاص طور پر شریک ہوئے کہ اللہ کے رسولؐ نے اس جہاد میں شرکت کرنے والوں کے لئے دعائے مغفرت کی دعا فرمائی تھی۔ لڑائی کے زمانے میں ایک دن مجاہدوں نے حضرت ابو ایوب انصاریؓ کو کھانے پر بلایا۔ وہ نفل روزہ سے تھے لیکن دوستوں نے دعوت دی تو شریک ہو گئے۔ فرمایا کہ —— نفل روزہ ہے مگر تمہارے اصرار پر توڑتا ہوں پھر اس موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث انہوں نے سنائی مطلب کچھ یوں ہے کہ —— ہر مسلمان پر ہر مسلمان کے چھ حق ہیں۔ لوگوں نے پوچھا —— وہ کون کون سے؟ فرمایا ایک یہ کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کو سلام کرے دوسرا یہ کہ چھینک کا جواب دے۔ تیسرا یہ کہ دعوت قبول کرے۔ چوتھا حق یہ کہ بیمار کی مزاج پرسی کرے پانچواں حق ہے کوئی مشورہ مانگے تو بہتر سے بہتر مشورہ دے۔ اور چھٹا حق ہے کوئی مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرے۔

مزاج پرسی یا عیادت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند تھی۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا —— جب آدمی اپنے بیمار بھائی سے ملنے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے —— تو بھی اچھا تیرا چلنا پھرنا بھی اچھا! پھر اسے بشارت ملتی ہے کہ تو نے جنت میں اپنا ٹھکانا بنا لیا۔

اسلام کا مقصد ایک ایسی سوسائٹی بنانا ہے جس میں لوگ ایک دوسرے کے ساتھی اور دکھ درد کے شریک ہوں۔ معاشرے کا ہر فرد یہ سمجھے کہ اس کا فائدہ دوسروں کے فائدے میں ہے۔ جو دوسروں کے لئے کنواں کھودتا ہے خود ہی اس میں گرتا ہے اسی طرح جو دوسروں کا بھلا چاہتا ہے دوسرے اس کا بھلا چاہتے ہیں۔

میل ملاپ ایک خوبی ہے کسی سوسائٹی کے افراد میں اگر یہ خوبی ہو تو اس سوسائٹی میں سماجی برائیاں بہت کم ہو جاتی ہیں۔ بزرگوں، رشتہ داروں۔ دوستوں اور اچھے لوگوں، عالموں، پرہیزگاروں سے ملتے رہنے میں بڑے فائدے ہیں۔ میل ملاپ ہی کی ایک صورت تیمارداری ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی بیمار کو دیکھنے تشریف لے جاتے تو اس کے پاس بیٹھتے۔ زاد المعاد میں ہے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے۔ ترمذی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں ہے اس کی صحت کے لئے دعا فرماتے۔ اس سے دل خوش کن باتیں کرتے۔ مسندِ فردوس میں ہے تھوڑی دیر بیٹھ کر چلے آتے کہ بیمار کے پاس زیادہ دیر تک بیٹھنا تکلیف دینا ہے۔

ملنے جلنے اور مزاج پرسی کرنے سے آدمی نہ صرف یہ کہ ایک دوسرے سے قریب ہو جاتا ہے، ایک دوسرے کی مدد کے قابل ہوتا ہے۔ بلکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی بھی شامل ہوتی ہے۔ بے غرض خدمت ایک نہایت اچھے اور شریف انسان کی صفت ہوتی ہے۔ صحابہ کرام میں یہ صفت موجود تھی کیونکہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس حسنِ معاشرت پر خود عمل پیرا تھے اور صحابہ کرام کو اکثر اس بات کی تلقین فرماتے تھے۔

ایک ارشادِ نبوی کا مطلب ہے کہ — تم آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہو اس لئے ایک دوسرے کے ساتھ وہی سلوک کرو جو بھائیوں میں ہونا چاہئے۔

زاد المعاد میں ہے صحابہ کرام میں سے جو بیمار ہو جاتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لئے جاتے۔ صحیح مسلم میں ہے مومن جب اپنے بھائی کی عیادت کے لئے جاتا ہے تو واپس آنے تک وہ جنت کے باغ میں رہتا ہے۔

مریض کی عیادت کے لئے کوئی دن یا وقت مقرر نہ تھا۔ دن رات جب بھی موقع ہوتا آپ عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ اس نیک کام میں اس بات کی تمیز بھی نہیں تھی کہ بیمار مسلمان ہے یا مشرک۔ بچے بیمار پڑ جاتے تو آپ ان کی مزاج پرسی کے لئے بھی جاتے۔

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ — مسلمان کی ہر تکلیف پر اللہ تعالیٰ اس کا ثواب عطا فرماتا ہے حتیٰ کہ کانٹا بھی چبھ جائے تو ایک نہ ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے اس لئے بیماری سے جھنجلانے اور یہ کہنے کا حکم نہیں کہ — روگ تو قبر ہی میں لے جائے گا۔ اسی لئے اللہ کے رسولؐ عیادت کے دوران میں بیمار سے دعا کراتے۔ ارشاد دخفا — بیمار کی دعا فرشتوں کی دعا بن جاتی ہے +

قادیان سے اسرائیل تک

© rasailojaraid.com